| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

خان صاحب کوتذکروتانیث کا بھی پتہ نہیں تھا

نیچے میں مولوی احمد رضا خان کے ترجمہ کی ایک مثال پیش کر رہا ہوں جس میں خان صاحب ترازو رکھا کی جگہ ترازو رکھی مونث کا صیغہ استعمال کر رہے ہیں حیرت ہے جس شخص کو اردو زبان کے تذکیرو تانیث کا پتہ نہ ہو وہ جب ترجمہ لکھنے بیٹھے گا تو کیا کیا گل کھلائیں ہونگے اس کیلئے میرا مضمون کنزالایمان کا تعاقب ملاحظہ فرمائیں لیکن میں خود بھی خان ہوں اس لئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ اجی وہ خان ہی کیا جس کی اردو میں کا کی درست ہو جائے لیکن مسئلہ تو یہ ہے کہ مولوی منظور فیضی اس کو الہامہ ترجمہ مانتے ہیں تو پھر اس میں غلطی کیسی۔۔۔؟؟؟ ہم بھی مولوی صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں۔۔۔اس لئے کہ قرآن کہتا ہے کہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاٗھم بے شک شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحیاں کرتا ہے بلکہ بریلوی حضرات تو یہاں تک کہتے ہوئے نہیں شرماتے کہ اگر امام ابوحنیفہ اس کو دیکھ لیتے تو انکو اپنی شاگردی میں رکھ لیتے معتزلی پڑھ لیتے تو اعتزال سے توبہ کر لیتے اور حال یہ ہے کہ اردو کے جملے اس میں درست نہیں نحوی صرفی اور فقہی اغلاط کا تو کوئی شمار ہی نہیں جیسا کہ آپ میرے مضمون میں دیکھ ہی چکے ہونگے بنام کنزالایمان کا تعاقب

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝٧ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝٨ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ

اللہ نے بلند کیا ف۶ اور ترازو رکھی ف۷ کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو ف۸ اور انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝٩ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝١٠

تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی مخلوق کے لئے ف۹

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝١١ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں ف۱۰ اور بھس کے ساتھ اناج ف۱۱

وَالرَّيْحَانُ ۝١٢ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝١٣ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ

خوشبو کے پھول تو اے جن و انس تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ف۱۲ اس نے آدمی کو بنایا بجتی

صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝١٤ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ۝١٥ فَبِأَيِّ

مٹی سے جیسے ٹھیکری ف۱۳ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے (لپٹ) سے ف۱۴ تو تم دونوں

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝١٦ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝١٧ فَبِأَيِّ

اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب ف۱۵ تو تم

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝١٨ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝١٩ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ

اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے ف۱۶ کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے ف۱۷ اور ہے ان میں روک ف۱۸

لَا يَبْغِيَانِ ۝٢٠ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝٢١ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ف۱۹ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں سے نکلتے ہیں موتی اور مونگا

بقیہ صفحہ ۹۵۵ = آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی (۶۰) فوراً وہ اندھے ہوگئے اور آنکھیں ایسی ناپید ہوگئیں کہ نشان بھی
نہ رہا چہرے سپاٹ ہوگئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں دروازے سے باہر کیا (۶۱) جو حضرت
لوط علیہ السلام نے سنائے تھے (۶۲) جو عذاب آخرت تک باقی رہے گا (۶۳) حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام تو فرعونی
ایمان نہ لائے (۶۴) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں تھیں (۶۵) عذاب کے ساتھ (۶۶) اے اہل مکہ (۶۷) یعنی ان قوموں سے
زیادہ قوی اور توانا ہیں یا کفر و عناد میں کچھ ان سے کم ہیں (۶۸) کہ تمہارے کفر کی گرفت نہ ہوگی اور تم عذاب الٰہی سے امن میں رہو گے (۶۹)
(۷۰) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (۷۱) کفار مکہ کی (۷۲) اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہے گا شان نزول روز بدر
ابو جہل نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلے لیں گے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی
ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت ہوئی (۷۳) یعنی اس عذاب کے بعد انہیں روز قیامت کے عذاب کا
(۷۴) دنیا کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ اشد (۷۵) نہ سمجھتے ہیں نہ راہ یاب ہوتے ہیں (تفسیر کبیر) (۷۶) حسب اقتضائے حکمت
نزول یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرت الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مسئلہ احادیث میں
اس ملت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مر جائیں تو
میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا وہ بدترین خلق ہیں (۷۷) جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ
جاتی ہے (۷۸) کفار پہلی امتوں کے (۷۹) جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں (۸۰) یعنی بندوں کے تمام افعال حافظ اعمال فرشتوں کے
میں ہیں (۸۱) لوح محفوظ میں (۸۲) یعنی اس کی بارگاہ کے مقرب ہیں (۱) سورۂ رحمٰن مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور چھہتر یا اٹھتر آیتیں
کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیس حرف ہیں (۲) شان نزول جب آیت اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ نازل ہوئی کفار مکہ نے کہا رحمٰن کیا ہے
پر اللہ تعالیٰ نے الرحمٰن نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ